خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 122 ہفتہ - 4 محرم - 1416ھ' 3 احسان 1374 ہش' 3 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمت اخلاقِ فاضلہ میں سے ہے

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور (صاحب ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے اور اسے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرنی چاہئے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ صاحب ایمان دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے۔

بہت لوگ ہیں کہ سیدھی نیت سے طلب نہیں کرتے۔ تھوڑا طلب کر کے تھک جاتے ہیں۔ دیکھو اگر ایک زمین میں چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کو جو شکایت کرے کہ پانی نہیں نکلا اسے تم کیا کہو گے؟ اس قسم کے بد قسمت انسان ہوتے ہیں کہ وہ دو چار دن دعا کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ کیوں نہ لگا اور اس طرح ایک دنیا گمراہ ہو گئی ہے۔ وظیفے اور مجاہدے کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنے سے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنی نہ پہنچے تو خدا کی ذات سے منکر ہو گئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھ کر ٹھگ بن گئے۔ اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قویٰ اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفوں پر زور لگاتے رہے

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۸)

تقریب نکاح

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ اہلیہ محترم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف تحریر فرماتی ہیں۔

مورخہ ۱۳- مئی ۱۹۹۵ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خاکسار کے بیٹے عزیز حامد مقصود عاطف صاحب ابن پروفیسر مسعود احمد عاطف (وفات یافتہ) کا نکاح بہمراہ عزیزہ فرحت ریاض صاحبہ بنت مکرم محمد ریاض صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر بیت فضل لندن میں پڑھا۔

اس موقعہ پر حضرت صاحب نے مکرم مسعود عاطف صاحب (وفات یافتہ) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ واقف زندگی احمدی پروفیسر تھے۔ اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پڑھاتے تھے اپنے مضمون میں مہارت کے ساتھ ساتھ اپنے شاگردوں کے ساتھ تعلق کے لحاظ سے بھی ایک بہترین استاد تھے۔ ازراہ شفقت حضرت صاحب نے اپنے ساتھ ان کے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں انہیں اس وقت سے جانتا ہوں جب وہ بھی اسی ہائیکنگ گروپ کے چاق و چوبند ممبر تھے جس کا میں بھی ممبر تھا۔ اور یہ گروپ مکرم چوہدری محمد علی صاحب کی سرکردگی میں ترتیب دیئے جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ ۱۹۴۵ء کے زمانے کا ذکر ہے جب آپ حاضرین میں سے اکثر کے والدین کی شادیاں بھی نہیں ہوئی ہوں گی۔ نیز آپ نے اپنے ایک ہائیکنگ ٹرپ کے دوران محترم مسعود عاطف صاحب کے ساتھ پیش آنے والے ایک واقعہ کا نہایت دلچسپ پیرائے میں تفصیلی ذکر فرمایا اور بتایا کہ ہم لوگ اس واقعہ کو یاد کر کے اکثر لطف اندوز ہوا کرتے تھے اب وہ فوت ہو چکے ہیں لیکن ان کی یاد میرے دل میں ہے اور رہے گی۔ وہ حقیقت میں ایک نیک انسان تھے۔

اس کے بعد ایجاب و قبول کی تقریب ہوئی مکرم نصیر احمد قمر صاحب نے عزیزہ فرحت ریاض صاحبہ اور مکرم عبد الماجد طاہر صاحب نے عزیزم حامد مقصود عاطف کی جانب سے یہ فرائض سرانجام دیئے عزیز حامد مقصود عاطف حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد (وفات یافتہ) کے نواسے اور عزیزہ فرحت ریاض صاحبہ محترم امیر عالم صاحب جماعت احمدیہ کوٹلی

باقی صفحہ ۲ پر

قربانیوں کے بغیر ترقیات نہیں مل سکتیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جب تک کوئی قوم مرنے کو نہ نکلے وہ زندہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کوئی زندگی موت کے بغیر نہیں۔ جب تک دانہ مٹی میں نہ ملے شگوفہ نہیں نکالتا۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک رحم کی تاریکیوں میں سے نہ ہو گزرے۔ پس قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے۔

تم میں سے چھوٹے اور بڑے۔ پڑھے ہوئے یا بے پڑھے۔ امیر ہوں یا غریب وہ خواہ کسی طبقہ کے ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں سچائی کو محسوس کرتے ہیں۔ اور انہوں نے خدا کا جلوہ دیکھا ہے تو جب تک اس کو دنیا میں پھیلا نہیں لیتے۔ جب تک یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ ہم خدا کے لئے مر گئے۔ اور ہر ایک چیز کو قربان نہیں کرتے اور اس چیز کو قربان نہیں کرتے جو بڑی سے بڑی ان کے نزدیک ہے۔ اور ہر ایک چیز کو اس راہ میں حقیر نہیں سمجھ لیتے تو کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ خدا کے فضل کے وارث ہو سکتے ہیں۔ تم مت سمجھو کہ بغیر ان راستوں پر چلے جو کامیابی کے لئے مقدر ہیں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا لوگ سمجھتے ہیں۔ وہ اس بات کے کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔ انہوں نے تکلیف پر تکلیف اٹھائی۔

باقی صفحہ ۷ پر

بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیبوں کو دیکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

3- احسان ۱۳۷۴ ہش — 3 - جون ۱۹۹۵ء

دعا کی اہمیت کے تین پہلو

دعا کی اہمیت کے کئی پہلو ہیں- ابتدائی پہلو تو یہی ہے کہ ہم اپنی ضروریات کے مطابق خدا تعالیٰ سے مانگتے ہیں- کبھی ہمیں کسی چیز کی ضرورت پڑتی ہے کبھی کسی بات سے خوف آتا ہے- کبھی اپنے آپ کو بہتر بنانے کے لئے دل میں ایک ہوک اٹھتی ہے اور ان ساری باتوں کے سلسلے میں ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں- اس مدد کا مانگنا دعا کہلاتا ہے- یہ ہمارے لئے دعا کا ابتدائی پہلو ہے- کیونکہ انسان اپنی زندگی کو بہتر طریق پر گذارنا چاہتا ہے اور ایسا کرنے کے لئے اسے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے- اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے اس سلسلے میں مدد مانگتا ہے تو ہم اس کا نام دعا رکھتے ہیں-

لیکن دعا کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ دعا مانگتے ہم ہیں اسے قبول خدا کرتا ہے- اور جب خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے یا یوں کہئے کہ ہماری بات کو مان لیتا ہے تو ہمیں اس کے وجود پر اور اس کے قادر و توانا ہونے پر یقین بڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور اسی طرح اس کی قدرتوں کا بھی-

یہ ہماری زندگی کا محور ہے- جوں جوں یہ یقین بڑھتا ہے- توں توں ہماری زندگی بہتر ہوتی چلی جاتی ہے- دنیوی زندگی بھی اور روحانی زندگی بھی- ہم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے چلے جاتے ہیں اور جو خدا تعالیٰ کے جس قدر قریب ہو گا اتنی ہی اس کی زندگی پاک اور صاف ہو گی اور اتنی ہی اسے کامیابی اور کامرانی حاصل ہو گی- کیونکہ خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر نظر زیادہ پڑتی ہے- وہ اس کا زیادہ خیال رکھتا ہے اسے اپنے محبوب بندوں میں سے سمجھ کر خود اس کے کام کرنے لگتا ہے- اور یہ وہ بات ہے کہ اگر انسان کو حاصل ہو جائے تو پھر اسے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں رہتی-

تیسرا پہلو یہ ہے کہ جب انسان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی دعا کرتا ہے اور دوسروں کے دل میں اس کا عزو شرف بڑھنے لگتا ہے- یوں کہئے کہ دعا انسان کو خدا کے بھی قریب کر دیتی ہے اور انسانوں کے بھی قریب کر دیتی ہے- خدا اس سے محبت کرنے لگتا ہے جو دعا کرتا ہے- اور انسان اس کی عزت کرنے لگ جاتا ہے-

پس یہ تینوں پہلو ہمارے لئے انتہائی اہم ہیں یعنی اپنے لئے مانگنا- خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرتوں پر یقین کا حاصل کرنا- اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کی وجہ سے اپنے ارد گرد کے لوگوں کی مدد بھی کرنا- اور ان سے احترام بھی لینا-

خدا کرے کہ ہم ان تینوں باتوں میں ہمیشہ کامیاب رہیں-

معرفت کے نکات سُن لیجے
دُور کی بات بات سُن لیجے
بولتے ہیں وہ کس محبت سے
کلمۂ التفات سُن لیجے

ابو الاقبال

○

طوفانِ بلا خیز کی لہروں پہ چلے ہیں
رستے ہیں کہ آغوش میں منزل کی پلے ہیں

راتوں سے کئی بار سحر چھین کے لے لی
دن ہیں کہ بہت وقت سے پہلے بھی ڈھلے ہیں

میں تیرگیٔ رہ سے پریشاں نہیں ہوتا
لگتا ہے چراغاں ہے چراغ اتنے جلے ہیں

پوچھو نہ مرا حال تکلّف کی غرض کیا
مجھ ایسے ہر اک حال میں اچھے ہیں بھلے ہیں

سورج کی تمازت سے مرے دل میں ہے ٹھنڈک
جلنا ہے جنہیں برف کے تودوں پہ جلے ہیں

کٹنے کا عمل دیکھ کے وہ سُوکھ گئے ہیں
ہم شاخ تراشی سے بہت پھُولے پھَلے ہیں

یوں تو ہے نسیم اُن کی ہر اک بات فسوں ساز
کچھ ایسے بھی فقرے ہیں جو ہر اک کو کھَلے ہیں

نسیم سیفی

امسال میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کیلئے

اعلان

○ جماعت کے ایسے ذہین ' ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہوں- اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں-

۱- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہو گا اور Apptitude Test ہو گا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہو گا-

۲- امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو-

۳- کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو-

۴- مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو-

۵- میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد ۱۷ سال اور ایف اے / ایف ایس سی کے لئے ۱۹ سال ہے-

۶- امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو (جو کہ فضل عمر ہسپتال میں ہو گا) رزلٹ کا انتظار نہ کریں داخلہ کے لئے انٹرویو ۲۰-۸-۹۵ کو ہو گا جب نتیجہ نکل آئے تو اس کی فوٹو کاپی فوری طور پر ارسال کر دیں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

آزاد کشمیر کی نواسی ہیں-

احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کے لئے لحاظ سے بابرکت کرے یہ امر بھی باعث مسرت ہوا کہ اگلے روز یعنی ۱۴- مئی ۱۹۹۵ء کو اس بابرکت تقریب کی ریکارڈنگ M.T.A پر دکھائی گئی-

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ۲۶- جولائی ۱۹۴۰ء کو فرمایا:-

میں قادیان کی جماعت کو آئندہ تین گروہوں میں تقسیم کرتا ہوں- اول اطفال الاحمدیہ - ۸ سے ۱۵ سال تک دوئم خدام الاحمدیہ ۱۵ سے ۴۰ سال تک سوئم انصار اللہ ۴۰ سے اوپر تک-

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی عمر کے مطابق ان میں کسی نہ کسی کی مجلس کا ممبر بنے- خدام الاحمدیہ کا نظام ایک عرصہ سے قائم ہے- مجالس اطفال احمدیہ بھی قائم ہیں- البتہ انصار اللہ کی مجلس اب قائم کی گئی ہے- اور اس کے عارضی انتظام کے طور پر مولوی شیر علی صاحب کو پریذیڈنٹ اور مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم- اے- خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب کو سیکرٹری بنایا گیا ہے- یہ اگر کام میں سہولت کے لئے مزید سیکرٹری یا اپنے نائب مقرر کرنا چاہیں تو انہیں اس کا اختیار ہے- ان کا فرض ہے کہ تین دن کے اندر اندر مناسب انتظام کرکے ہر محلہ کی بیت کے ایسے لوگ مقرر کر دیں جو شامل ہونے والوں کے نام نوٹ کرتے جائیں اور پندرہ دن کے اندر اندر اس کام کو تکمیل تک پہنچایا جائے- اس کے لئے قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ محلوں میں پھر کر لوگوں کو شامل ہونے کی تحریک کریں بلکہ وہ بیت میں بیٹھ رہیں- جس نے اپنا نام لکھانا ہو وہاں آجائے اور جس کی مرضی ہو ممبر بنے اور جس کی مرضی ہو نہ بنے- جو ہمارا ہے وہ آپ ہی ممبر بن جائے گا اور جو ہمارا نہیں اسے ہمارا اپنے اندر شامل رکھنا بے فائدہ ہے- پندرہ دن کے بعد مردم شماری کرکے یہ تحقیق کی جائے گی کہ کون کون شخص باہر رہا ہے- اگر تو کوئی شخص دیدہ دانستہ باہر رہا ہوگا تو اسے کہا جائے گا کہ چونکہ تم باہر رہے ہو- اس لئے اب تم باہر ہی رہو- مگر جو کسی معذوری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا ہوگا- اسے ہم کہیں گے کہ گھر کے اندر تمہارے تمام بھائی بیٹھے ہیں- آؤ اور تم بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاؤ اس طرح پندرہ دن کے اندر اندر قادیان کی تمام جماعت کو منظم کیا جائے گا- اور ان سے وہی کام لیا جائے گا- (-) یعنی کچھ تو اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو (دعوت الی اللہ) کریں کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو (کلام الٰہی) اور حدیث پڑھائیں- کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں- کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ تعلیم و تربیت کا کام کریں- اور کچھ یہ کہ کے دوسرے معنوں کے مطابق اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کی دنیوی ترقی کی تدابیر عمل میں لائیں- یہ پانچ کام ہیں جو لازماً ہماری جماعت کے ہر فرد کو کرنے پڑیں گے- اسی طرح جس طرح جماعت فیصلہ کرے اور جس طرح نظام ان سے کام کا مطالبہ کرے-

جو شخص واقعی کسی عذر کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتا مثلاً وہ مفلوج ہے یا اندھا ہے یا ایسا بیمار ہے کہ چل پھر نہیں سکتا- ایسے شخص سے بھی اگر عقل سے کام لیا جائے تو فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے- (سوائے اس کے جو اللہ چاہے) مثلاً اسے کہہ دیا جائے کہ اگر تم کچھ اور نہیں کر سکتے تو کم سے کم دو نفل روزانہ پڑھ کر جماعت کی ترقی کے لئے دعا کر دیا کرو- پس ایسے لوگوں سے بھی اگر کچھ اور نہیں تو دعا کا کام لیا جا سکتا ہے- در حقیقت دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو کوئی نہ کوئی کام نہ کر سکے- (کلام الٰہی) سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں وہی شخص زندہ رکھا جاتا ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں کام کرکے دوسروں کے لئے اپنے وجود کو فائدہ بخش ثابت کرتا ہے- اور ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت کا کام جس میں جسمانی محنت سب سے کم برداشت کرنی پڑتی ہے دعا ہے- ہاں بعض کے کام بالواسطہ بھی ہوتے ہیں- جیسے پاگل نہ دعا کر سکتے ہیں اور نہ کچھ اور کام کر سکتے ہیں- ایسے لوگ صرف عبرت کا کام دیتے ہیں- اور لوگ انہیں دیکھ کر نصیحت حاصل کرتے ہیں- مگر ایسا معذور میرے خیال میں قادیان میں کوئی نہیں- نیم فاتر العقل دو چار ضرور ہیں- مگر پورا پاگل میرے خیال میں کوئی نہیں- لیکن یہ لوگ بھی اتنا کام تو ضرور کر رہے ہیں کہ لوگوں کے لئے عبرت کا موجب بنے ہوئے ہیں-

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے دوست اپنے مقام کو سمجھتے ہوئے ایسے رنگ میں کام کریں گے کہ ان میں سے کوئی بھی باغیوں کی صف میں کھڑا نہیں ہوگا- اگر کوئی شخص ان مجالس میں سے کسی مجلس میں بھی شامل نہیں ہوگا تو وہ ہرگز جماعت میں رہنے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا- پس ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا عملی رنگ میں اقرار کرنا ہے- جو خدا (-) کی طرف سے ہم پر عائد ہیں- اور خدا اور اس کے (-) نے جو احکام دئے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے........ میرا کام تو ایک مزدور کا سا ہے- اور میرا فرض ہے کہ خدا نے جس فقرہ کو جہاں رکھا ہے وہاں اس کو رکھ دوں- پس میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کچھ کہتا ہوں جو خدا نے کہا- اگر کوئی شخص اسے تسلیم نہیں کرتا- تو اسے ثابت کرنا چاہئے- کہ وہ بات خدا

باقی صفحہ ۷ پر

محمود مجیب اصغر

اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ

دنیا میں حقیقی عقل مند لوگ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو اٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے ہیں اور اس کائنات کی پیدائش کے بارے میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا"-

ایک بار حضرت امام جماعت الثالث نے جماعت کو بطور خاص تحریک فرمائی تھی کہ سیر کریں اور مناظر قدرت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر غور کریں اور اس کی حمد کے ترانے گائیں- یہ صرف دو مثالیں دی ہیں ورنہ اس جہت میں ایک نہایت وسیع میدان پڑا ہے اس سارے غور و فکر کے بعد انسان جس نتیجے پر پہنچتا ہے وہ یہی ہے کہ اس کائنات کی بنیادی حقیقت ہستی باری تعالیٰ ہے اور ہر طرف اس کی قدرتوں کے نظارے نظر آ رہے ہیں اس نے یہ کارخانہ قدرت بے کار نہیں بنایا وہ پاک ہستی ہے اور انسان کو ہمیشہ اس کی پناہ میں آ کر اس سے مناجات کرتے رہنا چاہئے-

اللہ تعالیٰ کی ہستی اپنی صفات کے دلفریب جلووں سے نظر آتی ہے حقیقت میں جس طرح اللہ تعالیٰ کی ہستی لامحدود ہے اسی طرح اس کی صفات بھی لاتعداد اور ان گنت ہیں- مجموعی طور پر سب صفات اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات سے پھوٹی ہیں جن کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تمام صفات کی ماں قرار دیا ہے-

کلام الٰہی میں بعض صفات الہیہ مخفف (Abbreviation) کی شکل میں بیان فرمائی گئی ہیں جیسے ا'ل'م'ک'ھ'ی'ع'ص'ح'م'ق'ر'س

تقریباً چھبیس مقامات پر ان کا ذکر ہوا ہے- حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے فرمایا ہے کہ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بی اے ایم اے وغیرہ کے Abbreviation تعلیمی ڈگریوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں-

تاریخ بتلاتی ہے کہ جس نے بھی صفات الٰہیہ پر غور کیا اس کی کایا پلٹ گئی حضرت عمرؓ کا دل جس آیت نے تبدیل کیا تھا وہ بھی صفات الٰہیہ ہی تھیں "یقیناً میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے عبادت قائم کرو" (۲۰-۱۵) اسی کی طرف ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے کہ اگر ہم اس کلام الٰہی کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ جلال الٰہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا (جس طرح حضرت عمر جیسی پہاڑ نما شخصیت کلام الٰہی اور صفات باری تعالیٰ کے آگے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی اور آستانہ نبوی پر از خود حاضر ہو گئی تھی)

اخلاقیات کی جڑ صفات باری تعالیٰ میں ہے اس لئے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ لیکن اس کے لئے ایک انسان کو کوئی مثال چاہئے جس نے کامل طور پر خدائی صفات کا رنگ چڑھایا ہو وہ ذات محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل رنگ چڑھانے کے باعث مظہر اتم الوہیت قرار پائی گویا کوئی بھی ایسا خلق نہیں جو آپؐ میں نہ پایا گیا ہو جو اخلاق متفرق طور پر تمام راستبازوں میں نظر آتے ہیں وہ سب اکٹھے آپؐ کے وجود میں جمع ہو گئے اس لئے فرمایا گیا کہ آپؐ کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ کائنات پیدا نہ کرتا گویا اصل مقصد اس کائنات کی پیدائش کا اللہ تعالیٰ کی صفات کا ظہور ٹھہرا- کلام الٰہی نے بھی اس کی گواہی دی فرمایا کہ تو ایک خلق عظیم پر فائز ہے اور تیرے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور یہ کہ آپ کی پیروی کرکے جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی صفات سے رنگین ہونا چاہئے یعنی تمام اخلاق فاضلہ پیدا کرنے چاہئیں جو انسان کی پیدائش کا اصل مقصد ہے-

اللہ تعالیٰ کی صفات کے حوالے سے اللہ سے مانگنا بہت مجرب نسخہ ہے اللہ کے سوا کسی سے مانگنے کی مثال تو ایسی ہے کہ ایسے لوگ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اور اگر ان سے مکھی کچھ چھین کر لے جائے تو وہ سب جمع ہو کر بھی اس سے وہ چیز واپس نہیں لے سکتے یا ان کی مثال ایک عنکبوت کی ہے جو اپنا گھر بناتا ہے لیکن اس کا گھر کمزور ترین گھر ہے پس عقل سے کام لینا چاہئے اور اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارنا چاہئے اور اللہ کی صفات کا واسطہ دے کر اس سے مانگنا چاہئے-

حضرت یعقوبؑ نے اپنے بچوں کو مصر روانہ کیا تو کہا اے اللہ تو ہی ان کا حافظ و ناصر ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے حضرت ایوب نے تکلیف کی گھڑیوں میں اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے پس تو میری تکلیف دور فرما کیونکہ تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ کی صفت وہاب کا حوالہ دے کر بھی دعا کی گئی ہے کہ اے اللہ تعالیٰ ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کرنا اور اپنی رحمت سے ہم کو رحمت دے کیونکہ تو یقیناً وہاب ہے- وہاب کے حوالے سے ایک حضرت سلیمانؑ کی دعا کا ذکر ملتا ہے کہ مجھے بخش دے اور مجھے ایسی شاندار سلطنت عطا فرما جیسی میرے بعد کسی اور کو نصیب نہ ہو اور تو ہی وہاب یعنی بہت عطا کرنے والا ہے-- حضرت ابراہیم نے اپنی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی صفات عزیز اور حکیم کو جنبش دی اور اپنی اولاد میں سے سیّد الانبیاء پیدا ہونے کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کے نام

انگریزی روزنامہ ڈان کے منگل کے ریویو میں محمد یونس ہمارے سائنس دان ڈاکٹر عطاء الرحمان کی زندگی اور ان کے خیالات پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ڈاکٹر عطاء الرحمان اس بات سے پریشان ہیں کہ ہمارے ملک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو کس طرح پیچھے چھوڑا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تصویر ساری اسلامی دنیا میں دھندلائی ہوئی ہے اور غیر تسلی بخش ہے۔ کمس ٹیک Comstech نے بھی اس سلسلے میں رفتار کو بڑھانے کے لئے کوئی زیادہ کام نہیں کیا۔ اس وقت سائنس اور ٹیکنالوجی سے جو عدم لگاؤ ظاہر ہو رہا ہے وہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ چالیس مسلم ممالک کے وسائل سائنس اور ٹیکنالوجی کی بنیاد کو مضبوط کرنے کے لئے خاصے مفید ثابت ہو سکتے ہیں لیکن افسوس ایسا نہیں کیا جا رہا۔ اگرچہ پاکستان میں اس سلسلے میں حالات کسی حد تک بہتر ہیں لیکن پھر بھی یہی کہنا پڑتا ہے کہ یہاں بھی ان حالات سے مایوسی پیدا ہوتی ہے۔

ڈاکٹر رحمان کا خیال ہے کہ اگر ہم اپنے جی۔ این۔ پی۔ کا پانچ فی صد حصہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے استعمال کریں تو محسوس کی جانی والی تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ ان کا خیال ہے اور وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہمیں ادارے قائم کرنے چاہئیں۔ انہیں اس بات کا انتہائی افسوس ہے کہ مسلمانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی سے اتنا عدم لگاؤ کیوں ہے۔ حالانکہ زیادہ تر آزاد تحقیقات کے سلسلے میں ازمنہ وسطیٰ میں مسلمانوں ہی نے کام کیا ہے۔

یہ وہ وقت تھا جب دنیا جہالت میں غرق تھی۔ اور ناروا داری اور توہم پرستی عام تھی۔ وہ اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے رویوں کو بدلنا چاہئے تاکہ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی کی اس نئی دنیا میں مطلوبہ ضروریات پوری کر سکیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وقت کم ہے اور کام زیادہ اور مشکل۔ ہر دن جو گذر رہا ہے اس کی ایک اپنی قدر و قیمت ہے اور اگر ہم اسے ضائع کر دیں اور ان مواقع کو ہاتھ سے کھو دیں۔ تو سوائے اس کے ہم اپنے آپ کو بیوقوف کہہ سکیں اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔

وہ چاہتے ہیں کہ آغاز کار میں ادارے قائم کرنے کے لئے ہمیں خاصا روپیہ ملنا چاہئے تاکہ آئندہ پانچ سالوں میں جو موجودہ صدی کے آخری پانچ سال ہیں ہم یہ ادارے قائم کر سکیں۔ جن اداروں کی طرف وہ توجہ دلاتے ہیں وہ یہ ہیں:-

۱۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی۔
۲۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بائیو ٹیکنالوجی اینڈ جینیٹک انجینئرنگ۔
۳۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف میکرو الیکٹرانکس اینڈ ہائیڈرالکس۔
۴۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف میٹریل سائنسز اینڈ ہائی ٹمپریچر سپر کنڈکٹویٹی۔
۵۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سپیس سائنسز۔
۶۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل فارموکالوجی اینڈ میڈیسنل کیمسٹری۔

ان میدانوں میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں ہم صرف تھوڑی سی کوشش کے ساتھ معیار تک لا سکتے ہیں اور باقی ادارے ایسے ہیں جن کے لئے ابتدائی کوششیں بھی کرنی پڑیں گی۔ جو لوگ سوچتے ہیں اور عمل کرنا چاہتے ہیں وہ ان باتوں پر غور کریں۔

اس مضمون میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستانی جنہوں نے میرج ہال بنانے میں خاصی شہرت حاصل کرلی ہے انہیں چاہئے کہ وہ ایک شہرت ہال بھی تعمیر کریں۔

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۳۔ مئی ۱۹۹۵ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں مسعود ناصر کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے مؤقر جریدہ کی ۱۵۔ مئی کی اشاعت میں مسٹر زیڈ۔ اے۔ سلہری۔ کا ایک کالم بعنوان "اسلام اور مغرب" شائع کیا ہے۔ اس کالم میں مسٹر سلہری نے سٹیفن۔ او۔ جونز۔ ایڈیٹر اکانومسٹ۔ کے پیش کئے گئے الزامات کا جواب دینے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ میں نے ان جوابات کو پڑھ کر خوب لطف اٹھایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

اگر مسلمان آپ کے ملک میں اسلام پر عمل بھی کر سکتے ہیں اور اس کی تبلیغ بھی کر سکتے ہیں تو اسی طرح عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اپنے مذاہب پر عمل بھی کر سکتے ہیں اور پاکستان میں اس کی تبلیغ بھی کر سکتے ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مسٹر سلہری کو ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی۔ پی۔ پی۔ سی کا علم ہے۔ جو احمدیوں کو اپنے مسلک کی تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔ بلکہ انہیں اپنے عقائد کے اقرار اور ان پر عمل کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ اس طرح دستور ملک کے مختلف شہریوں کی مذہب کی بناء پر امتیازی سلوک کرتا ہے۔ مسٹر سلہری نے بانی پاکستان کا ۱۱۔ اگست ۱۹۴۷ء کا خطاب پیش کرکے اچھا کیا ہے۔

"آپ لوگ آزاد ہیں۔ آپ لوگ آزاد ہیں اپنے مندروں میں جانے کے لئے۔ اپنی مسجدوں میں جانے کے لئے۔ یا کسی بھی اور عبادت گاہ میں جانے کے لئے۔ اس پاکستانی ریاست میں۔ آپ کا مذہب کچھ بھی ہو آپ کی ذات اور آپ کا مسلک کچھ بھی ہو ان باتوں کا امور حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اس بنیادی اصول کے ساتھ آغاز کر رہے ہیں کہ ہم تمام شہری ہیں اور ایک ریاست کے برابر کے شہری۔

لیکن ۲۶۔ اپریل ۱۹۸۴ء کو آج سے گیارہ سال قبل جب ضیاء الحق نے آرڈی ننس ۲۰ جاری کیا تو انہوں نے اس بنیادی اصول کو پرے پھینک دیا جو ہمارے قائد اعظم نے دیا تھا اور معصوم احمدیوں کے لئے زندگی گذارنا مشکل بنا دیا۔ قرآن کریم کہتا ہے مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ لیکن پی۔ پی۔ سی۔ کچھ اور ہی کہتی ہے جو غالباً مسٹر سلہری سن نہیں سکتے۔

اس کے متعلق مسٹر زید۔ اے۔ سلہری نے جو اس اخبار کے سینئر ایڈیٹر ہیں یہ نوٹ دیا ہے۔

مہربانی کرکے آپ بتائیں کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔ جس پر عمل در آمد اور جس کی تبلیغ کرنے کی آپ کو اجازت نہیں ہے۔ یقینی طور پر یہ اسلام تو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ نے ایک نئی نبوت کھڑی کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے قادیانیوں کو امت نے اور پارلیمنٹ نے نان۔ مسلم قرار دے دیا تھا۔ آپ کو اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ اسلام کے عقائد کو اپنا کہیں۔ ایسا صرف مسلمان کہہ سکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے خاتم النبین ہونے کے قائل ہیں۔ مسلمان عیسیٰؑ اور موسیٰؑ کو خدا تعالیٰ کے نبی مانتے ہیں۔ لیکن وہ بائیبل اور تورات کی پیروی نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ آپ کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ آپ اپنے عقائد اور اپنے اعمال کو جو قادیان ازم قادیانیت کے بانی نے بتائے تھے ان پر عمل کریں۔ اگر آپ دوسری اقلیتوں کی طرح زندگی گذاریں۔ جو اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہتیں تو کسی قسم کا کنفیوژن پیدا نہیں ہوتا۔ اور کسی قسم کی کوئی شکایت بھی پیدا ہونے کا امکان نہیں۔ آپ ان تمام حقوق سے لطف اندوز ہوں گے جو دستور نے آپ کو دئے ہیں۔

مسٹر سلہری کے اس نوٹ کے جواب میں خاکسار نسیم سیفی نے جو خط انہیں لکھا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ڈیئر مسٹر زیڈ۔ اے۔ سلہری۔

مسعود ناصر کے مضمون جس کا عنوان قادیان ازم تھا' کے جواب میں آپ نے ایک اہم سوال پیش کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ "مہربانی کرکے آپ بیان کیجئے کہ آپ کا مذہب کیا ہے جس پر عمل نہ کرنے یا اس کی تبلیغ کرنے کی آپ کو اجازت نہیں دی جا رہی۔ آپ نے مسعود ناصر سے یہ سوال پوچھ کر بہت اچھا کیا ہے۔ کیا میں بھی آپ سے ایک سوال پوچھ سکتا ہوں۔ جب سے انسان ہمارے اس کرہ ارض پر پیدا ہوا ہے۔ ہر ایک کا مذہب وہی ہوتا ہے جو اس کا بانی اپنے پیروؤں کو سکھاتا ہے۔ یہ مذہب اس بانی نے کہاں سے حاصل کیا یا کس طرح حاصل کیا اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہودیت وہی مذہب ہے جو اس کے بانی نے انہیں سکھایا۔ عیسائیت کا مطلب وہی کچھ ہے۔ جو حضرت عیسیٰؑ نے اپنے پیروؤں کو سکھایا۔ احمدیت کا مطلب بھی وہی ہے جو کچھ اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے ماننے والوں کو سکھایا۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج تک کسی نے کسی سے یہ تعرض نہیں کیا ہے کہ وہ اپنی کمیونٹی یا فرقہ یا مذہب کے بانی نے اسے جو سکھایا ہے اس پر عمل کرے یا اس کی تبلیغ کرے۔ تو ہم کیوں اس بات سے روکے جاتے ہیں کہ جو ہمارے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ہمیں سکھایا ہے اس کو مانیں اس کی تبلیغ کریں اور اس پر عمل کریں۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ جو کچھ انہوں نے ہمیں سکھایا وہ کوئی زبانی کلامی بات نہیں تھی۔ ۸۰ سے زائد کتب جو انہوں نے لکھیں ہمارے اور تمام دنیا کے سامنے موجود ہیں۔ تو کیا ہم وہی کچھ نہ کریں جو انہوں نے کہا ہے۔ کیا ہم اس بات کی تبلیغ نہ کریں جس کی تبلیغ انہوں نے دنیا کے سامنے کی۔ میں اپنے سوال کو مزید لمبا نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن میں یہ امید ضرور رکھوں گا کہ آپ اس سوال کا جواب ضرور دیں گے اور جواب بھی منطقی طور پر دیں گے۔

آپ کا بہت بہت شکریہ

آپ کا
نسیم سیفی

انگریزی اخبار ڈان کے ۲۳۔ مئی ۱۹۹۵ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں امداد الطاف حسین (کراچی) کہتے ہیں کہ:-

جب ۲۳۔ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد پاکستان منظور کی گئی تو خاصی تعداد میں کتابیں اس کے حق میں اور اس کے خلاف لکھی گئیں۔ سب سے زیادہ مشہور کتابوں میں سے ایک ڈاکٹر امبید کر کی جو اس کے حق میں تھی اور دوسری ڈاکٹر راجندر پرشاد کی جو اس کے خلاف تھی۔

جب پاکستان قائم ہو گیا تو اس وقت بھی انگریزی اور اردو میں پاکستان کے متعلق مختلف نکات کی وضاحت کے سلسلے میں کتابوں کی کمی نہ تھی۔ حال ہی میں جو کتاب سامنے آئی ہے اس کا نام ہے JINNAH-RE-INTER-PRETTED یعنی جناح کی دوبارہ وضاحت۔ یہ کتاب سعد خیری نے تصنیف کی ہے۔ مصنف نے خاصی تحقیقات کے بعد جو کئی سالوں تک ممتد ہے ایک مختلف نظریہ پیش کیا ہے۔

وہ جس نتیجہ پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے پاکستان ایک سیاسی تحریک تھی نہ کہ مذہبی تحریک۔ کتاب واضح

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

رشید احمد ارشد ٹیچر دھرکنہ

محترم ملک احمد دین صاحب دھرکنہ (چکوال)

ہرذی روح کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ ہر پیدا ہونے والا فانی ہے۔ آخر سب کو جانا ہی ہے۔ لیکن اس عارضی دنیا میں بعض خوش نصیب اور بابرکت وجود ایسے بھی ہوتے ہیں جو ابتدا میں دنیا دار ہوتے ہیں۔ مگر جب الٰہی جماعت میں شامل ہو کر اپنے روحانی امام سے تعلق قائم کرلیتے ہیں تو وہ اخلاص نیکی عقیدت ووفا اور مختلف انواع کی قربانیوں کی وجہ سے معاشرہ میں ایک منفرد مقام پیدا کرلیتے ہیں۔ ایسے ہی خوش قسمت انسانوں میں میرے پیارے والد محترم احمد دین صاحب تھے جو ۱۹۱۸ء/۱۹۱۹ء میں ایک دنیادار اور مذہب سے دور گھر میں پیدا ہوئے۔ اباجی کو ہمارے نانا میاں حسن دین آف بھوچھال کلاں (جو رشتہ میں ہمارے والد صاحب کے پھوپھی زاد اور سسر تھے) کے ذریعہ عین شباب میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے دست مبارک پر ۱۹۳۸ء میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ والد محترم نہایت صاف گو۔ بہت دلیر اور نڈر مخلص احمدی تھے۔ جماعت کے لئے بہت ہی غیرت مند تھے۔ دوستوں کے دوست اور وقت پر کام آنے والے انسان تھے۔ قدیمی احمدی احباب میں سے ہونے کے علاوہ دھرکنہ کے پہلے احمدی اور بوچھال دھرکنہ مشترکہ جماعت کے بانی اور پہلے صدر تھے۔ جبکہ بعد میں دھرکنہ علیحدہ جماعت کے تادم آخر صدر جماعت' زعیم کے طور خدمات کی توفیق حاصل کی۔ میرے والد محترم مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب واقف زندگی کے بہنوئی اور مکرم میاں سلطان بخش صاحب آف کلر کہار کے ہم زلف تھے۔ آپ بعمر ۷۶/۷۵ سال مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۴ء بروز اتوار تقریباً ساڑھے سات بجے رات بہت ہی مختصر علالت پیٹ درد' رکاوٹ پیشاب کی وجہ سے اچانک ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر بقضائے الٰہی انتقال فرما گئے۔ اگلے روز بروز سوموار ۱۹۔ دسمبر ۹۴ء دن ڈیڑھ بجے بعد ظہر مکرم مظفر احمد صاحب ظفر معلم وقف جدید بھون نے جنازہ پڑھایا۔ والد صاحب کی وصیت کے مطابق معلم صاحب نے دعا کروائی۔ چونکہ دھرکنہ میں ہمارا اکیلا احمدی گھر ہے۔ اس لئے بروقت ضلع بھر کی جماعتوں میں جنازہ کی خاطر اطلاع کر دی گئی۔ جماعت احمدیہ دوالمیال۔ بھون۔ چکوال۔ کلر کہار اور بوچھال کلاں سے کثیر تعداد میں احمدی احباب تشریف لائے۔ سو سے زائد افراد شامل جنازہ ہوئے ان میں سے زیادہ تر ہمارے بزرگ انصار احباب بڑھاپے اور معذوری کے باوجود نہ صرف خود شامل ہوئے بلکہ اپنے ساتھ خدام اور اطفال کو اتنی دور سے ساتھ لانے کی کوشش فرمائی حالانکہ اس روز ملازم طبقہ لوگ اپنی ڈیوٹی پر اور طلباء اپنے مدارس میں جا چکے تھے۔ خاص کر چکوال شہر سے لجنات کثرت سے اظہار افسوس کی غرض سے تشریف لائیں جن احباب نے جنازہ میں شامل ہو کر اور ہمارے غم میں شریک ہو کر جن محبت بھرے دلی جذبات کا اظہار فرمایا اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور دھرکنہ میں جماعتی وقار کو بھی بہت بلند کیا۔ اللہ تعالیٰ سب شرکا کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

جس طرح میرے والد خود سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ کسی خدمت سے گریز نہ کرتے تھے۔ امام وقت کی ہر آواز پر لبیک کہتے تھے اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ زندگی گزاری میں سمجھتا ہوں کہ اسی وجہ سے احمدی دوست احباب تو کیا غیر از جماعت دوست بھی کثرت سے ہمارے ہاں تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ جو دور تھے کسی وجہ سے آ نہ سکے تو بذریعہ ڈاک اظہار افسوس کیا اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)

میرے والد صاحب ایک ہمدرد اور شفیق وجود تھے ایک جرأت مند اور بے باک داعی الی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے والد صاحب کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت میں اعلیٰ مقام دے اور اسی طرح ہمارے نانا جی اور ان بزرگوں کو بھی جنت عطا کرے جن کے ذریعہ ہمارے اباجی نے احمدیت قبول کی اور جن کے ذریعے ہم پتھریلے دلوں اور پتھریلے علاقہ میں رہنے والوں تک احمدیت پہنچی۔ ان بزرگوں میں صوبیدار ملک غلام حسین صاحب آف بوچھال کلاں رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علاقہ کے پہلے احمدی تھے جن کے ذریعہ ہمارے نانا جی احمدی ہوئے۔ پھر ان کے ذریعہ میرے والد صاحب نے احمدیت قبول کی۔ میرے والد صاحب چونکہ نانا جی کے ماموں زاد بھائی تھے اس لئے نانا جی کو شروع سے ہی ان سے بڑی محبت تھی۔ اباجی کو بھی پھوپھی زاد ہونے کے ناطے ان سے محبت تھی۔ ہمارے اباجی کو جب پہلی مرتبہ ہمارے نانا جی قادیان لے گئے تو اباجی بتاتے تھے کہ "میں بھائی حسن دین صاحب کے ساتھ صرف اس شوق کے ساتھ چلا گیا کہ قادیان جا کر حوریں دیکھوں گا" لیکن دوران سفر قادیان پہنچنے سے پہلے اباجی کا اس وقت کے حالات مطابق بہت قیمتی ایک سوتی کھیس ریل گاڑی میں گم ہو گیا۔ جو قادیان پہنچتے ہی دفتر معلومات سے پتہ کرنے پر مل گیا سب سے پہلے تو اباجی پر اچھا اثر پڑا پھر حوریں جنہیں اباجی کو دیکھنے کی تمنا تھی۔ زنانہ جلسہ گاہ کی طرف دیکھنے کی خاطر بڑی کوشش کی لیکن ڈیوٹی پر متعین خدام نے اس طرف تو جانے ہی نہ دیا جو بھی عورت اباجی کو نظر آئی وہ واقعی حور کے حقیقی معنوں میں باپردہ شرم و حیا کی حالت میں نیک عورت ہی دیکھی۔ یہ دوسرا بہت بڑا اچھا اثر تھا۔ تیسرا اثر وہاں کا اخلاق رہائش اور کھانے کا انتظام تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کے لنگر کا تو انتظام ہی پیارا تھا۔ اس کے بعد آخری اثر ہر چھوٹے بڑے کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا ہوا دیکھا' بس ان ہی چیزوں سے اتنے متاثر ہوئے کہ بغیر کسی اور تحقیق یا مسائل جاننے کے ۱۹۳۸ء میں حضرت امام جماعت الثانی کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے عرصہ سال بھر احمدی رہے ہوں گے کہ ہمارے نانا جی نے ہمارے اباجی احمد دین کو ہماری پیاری اور نیک والدہ کا رشتہ دے دیا۔ ہمیں اباجی بھی بتاتے تھے اور دیگر غیر از جماعت رشتہ داروں کے ذریعہ بھی پتہ چلا کہ اباجی خوش شکل اور بارعب اور محنتی نوجوان تھے اس لئے انہیں اور طرف سے بھی رشتے مل رہے تھے۔ مگر ہمارے نانا جی کی نیکی اور ہماری پیاری والدہ محترمہ کی سادگی۔ نیک سیرتی' نیک صورتی کے پیش نظر اباجی کے بہن بھائیوں کی بھی خواہش تھی کہ اباجی کو رشتہ میاں حسن دین صاحب کے گھر ہی کرنا چاہئے۔ نانا جی نے جب ہمارے والد صاحب کو رشتہ دیا تو ہمارے بعض رشتہ داروں نے والد صاحب کی سخت مخالفت کی اور حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں شکایت کر دی کہ میاں حسن دین ایک ایسے شخص کو رشتہ دے رہا ہے جو احمدی نہیں ہے دھوکے کی خاطر بیعت کی ہے مقدمہ کا فیصلہ بحکم حضرت امام جماعت الثانی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جو کہ اس وقت ناظر تعلیم تھے نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فیصلہ ہمارے نانا جی کے حق میں ہوا اور رشتہ اباجی کو دے دیا گیا۔ جبکہ آج ہمارے یہ رشتہ دار بھی کہتے ہیں کہ اچھا ہوا تھا کہ والد صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا کیونکہ وہ نہ صرف مخلص احمدی نکلے بلکہ ہماری والدہ کے بہترین رفیق اور مددگار ثابت ہوئے اپنے بہن بھائیوں کے ہمدرد اور خوش نصیب بھائی ہم بچوں کے شفیق باپ ہمارے ننھیال کے حقیقی رنگ میں وفادار نکلے۔

ہمارے والدین مہمان نوازی کے وصف سے تو خاص کر متصف تھے ہماری والدہ (اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت میں آرام نصیب کرے) کی موجودگی میں تو ہمارا گھر مہمانوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنا گھر ہے اباجی امیروں غریبوں سب کو یکساں اہمیت دیتے تھے۔ عزیزوں رشتہ داروں سے عزت و محبت سے پیش آتے تھے۔ اپنی عمر کا زیادہ عرصہ محنت و مزدوری میں گزارا حلال کی روزی کما کر ہم تمام بچوں بچیوں کو وسائل اور حالات کے مطابق تعلیم دلوائی اور تربیت میں بھی کوئی کمی نہ چھوڑی میری تعلیم و تربیت کی خاطر تو خود تنگی میں وقت گزار کر دو سال جبکہ نہم و دہم کا طالب علم تھا ۶۰ء سے ۶۲ء تک روزنامہ الفضل سکول کے پتہ پر لگوا رکھا تھا جو نہ صرف میرے مطالعہ کے لئے یا جماعت کے لئے تھا بلکہ میرے سکول کے اساتذہ کرام بھی مطالعہ فرماتے تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر ربوہ میں ہمیں تمام بچوں بچیوں کو لے جاتے رہے۔ صابر و شاکر تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جب کہ ہر طرف لوگ مفلوک الحال تھے اباجی نے اپنی اور بیوی بچوں کی ضروریات کو محدود کر کے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں میں بانٹ کر کھایا۔ اپنے نفس کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کی خوشی اور آسودگی کا سامان کرنا اباجی کا شیوہ تھا۔ جتنے جوانی میں سخت تھے احمدیت قبول کر کے عاجز [illegible] بن گئے۔ ہمیشہ تسلیم و رضا اور توکل علی اللہ کا نمونہ بنے رہے۔ معاف کرنا اور درگزر کرنا انہیں پسند تھا بعض اوقات دکھ اور تکلیف دی گئی مگر اپنے حق کو بھی چھوڑتے رہے۔ اور صبر و تحمل سے سب کچھ برداشت کرتے رہے۔ احمدیت سے بے پناہ محبت تھی۔ زندگی بھر مرکز سے رابطہ رکھا۔ مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ غیر معمولی تعاون اور شفقت کا سلوک فرماتے تھے اباجی اپنے پیارے امام سے والہانہ عشق رکھتے تھے۔ جوانی میں اباجی کو حضرت یوسف علیہ السلام اور سیف الملوک کے قصے پڑھنے کا بڑا شوق تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اچھی آواز بھی عطا کی تھی اور اچھی آواز کے قدر دان اور عاشق تھے اسی بنا پر جو بھی ہمارے حلقہ میں خوش الحان مربی تشریف لاتے انہیں کئی کئی روز رہنے پر مجبور کرتے۔ ان میں محترم مولانا محمد اکبر افضل (داماد حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب انور) قریشی محمد اسلم صاحب مربی نیز صوفی حکیم محمد علی صاحب تو قابل ذکر ہیں اپنے گھر میں کئی کئی روز رکھ کر موسم کے مطابق کبھی صحن میں کبھی چھت پر حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام جماعت ثانی کی نظمیں پڑھواتے تھے۔ آنے والے مہمانوں کی خدمت کرتے ہماری والدہ محترمہ نہ تھکتی تھیں۔ اباجی کا ہر دور کے ناظر صاحب اصلاح وارشاد سے رابطہ رہا۔ میرے بچپن میں حضرت مولوی احمد خان صاحب نسیم کو ایک مناظرہ کی خاطر اباجی نے دعوت دی اور اللہ کے فضل سے انہیں کامیابی نصیب ہوئی۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ہمارے گھر تشریف لائے اور دعا کی۔ جب سے حضرت صاحب لندن تشریف لے گئے ہیں اس وقت سے امام وقت کی کیسٹس باقاعدگی سے سنتے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ فضل اور رحمتیں ہوں ان پر جو اپنی زندگی میں کئے گئے وعدہ جات کے مطابق چندے خود ادا کر کے گئے ہیں۔ ہر کام میں انہیں فکر ہوتی تھی کہ جلدی ہو جائے شاید اسی وجہ سے ہی ہم سے جدا ہونے میں بھی کوئی دیر نہ کی اور اچانک ہمیں ہمیشہ کے لئے تنہا چھوڑ گئے۔ اباجی کی ملنساری۔ خوش اخلاقی اور شریف النفسی ہر جاننے والے کو ہمیشہ یاد رہے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

وزیر اعظم کا دورۂ ازبکستان

بخارا ازبکستان میں وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے منگل کے روز کہا کہ پاکستان اعتدال کی آواز ہے اور انتہا پسندی سے لڑ رہا ہے۔ اس میں منشیات بھی شامل ہے اور غربت بھی۔ یہ دونوں چیزیں پاکستان کا ہدف ہیں۔ ہم انتہا پسندی کے خلاف ہیں ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ساری دنیا میں اس کے خلاف جنگ لڑی جائے۔ اسی طرح منشیات کے خلاف بھی ایک جنگ لڑی جانی چاہئے۔ اور تیسری بات جس کے خلاف ہم سمجھتے ہیں کہ عالمی برادری کو جنگ لڑنی چاہئے وہ غربت ہے محترمہ بے نظیر بھٹو علامہ اقبال کے نام پر ایک سڑک کی تختی کی نقاب کشائی کر رہی تھیں۔

اس موقعہ پر آپ نے کہا کہ پاکستان ایک مسلم جمہوری ملک ہے اس کا ایک دستور ہے اور یہاں قانون کے ذریعہ حکومت کی جاتی ہے۔ ہماری اسلامک ریپبلک اعتدال کی آواز ہے۔ اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ پاکستان اس بات پر مصر ہے کہ وہ آزادی کے نظریہ کو قائم رکھے گا۔ مختلف ممالک میں وہ فوجیں جو قیام امن کے لئے بھیجی جاتی ہیں ان میں بر فہرست ہماری فوجیں ہیں۔ ہماری حکومت محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا سماجی امور کی طرف توجہ دیتی ہے اور تعلیم کے لئے پہلے سے زیادہ خرچ کرتی ہے۔ آبادی کی شرح کو کم کر رہی ہے اور پولیو کو ختم کر دینا چاہتی ہے۔ اسی طرح ماحولیات کو بچانے کے لئے بھی سکیمیں بناتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام گاؤں بجلی سے مستفید ہو سکیں اور اسی طرح ٹیلی کمیونی کیشن سے بھی۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے ازبک حکومت کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ایک سڑک کا نام علامہ اقبال کے نام پر رکھا ہے۔ ازبک صدر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پریذیڈنٹ کریموف ایک زبردست اور موثر لیڈر ہیں۔

مختصرات

بھارتی وزیر اعظم پی۔ وی نرسیما راؤ سے بغاوت کرتے ہوئے جن لوگوں نے الگ کانگرس پارٹی کی تشکیل دی ہے۔ ان میں انتخابات کے سلسلے میں آپس میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ راؤ کے حمائتیوں نے ایک مہم شروع کی ہے جس میں کانگرس کے قانون ساز اور پارٹی کے دیگر ممبروں سے دستخط لئے جاتے ہیں تاکہ وہ لوگ جو الگ ہو گئے ہیں۔ ان کی کارگزاری کا توڑ کیا جا سکے۔ جو مہم دستخطوں کے لئے جاری ہے یہ باغی اراکین کو ایک ایمرجنسی میٹنگ بلانے سے باز رکھے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ان باغیوں نے پارٹی کے ۹۵۰ افراد کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ اس مہم سے وزیر اعظم کو یہ فائدہ ہو گا کہ جو ان کے وفادار ہیں ان پر ان کا کنٹرول پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو انتخابات جیتنے میں مدد دیتے ہیں۔

ہندوستانی پولیٹیکل پارٹیاں ایسے انتخابات کے لئے ایسے نشانات چاہتی ہیں جو آسانی سے لوگوں کی سمجھ میں آسکیں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو لکھے پڑھے نہیں ہیں۔ کانگرس نے ایک لمبے عرصے سے ایک ہاتھ کو جس میں ہتھیلی اوپر کی گئی دکھائی جاتی ہے اپنا نشان بنا رکھا ہے۔ آئندہ انتخابات کے لئے راؤ کی کانگرس اور باغیوں کی کانگرس ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۹۹۶ء کے وسط میں انتخابات کروائے جائیں گے۔ راؤ جنہیں چار سال حکومت کرتے ہو گئے ہیں' نے کہا ہے کہ آئندہ اپریل سے پہلے انتخابات کروا لئے جائیں گے۔ ٹائمز آف انڈیا نے بتایا ہے کہ ارجن سنگھ جنہیں گزشتہ سوموار کے روز باغیوں نے صدر نامزد کیا ہے۔ وہ قانون دانوں سے مشورہ کریں گے کہ ہاتھ کا نشان وہ حاصل کر سکتے ہیں یا نہیں۔

چین نے گزشتہ بدھ کے روز کہا کہ جاپان نے بیجنگ کی امداد میں جو کمی کی ہے۔ اور جو کمی اس وجہ سے کی گئی ہے۔ کہ چین نے حال ہی میں ایک نیوکلیر دھماکہ کیا ہے دونوں ملکوں کے حالات کی بہتری پر اثر انداز ہو گا۔ وزارت خارجہ کے ایک نمائندے شین گیو ہانگ نے کہا کہ ہم اقتصادی امور کو کبھی سیاست کے ساتھ وابستہ نہیں کرتے۔ اقتصادی تعاون بالکل الگ بات ہے۔ کبھی اس کے ذریعے کوئی کسی پر دباؤ ڈالے تو ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ جاپان نے جو اب اقدام کیا ہے وہ سمجھ سے بالا ہے اور اچھے تعلقات میں رخنہ اندازی ہے۔ شین نے کہا کہ چین کو اس بات کا افسوس ہے کہ انہوں نے سیاسی امور کے سلسلے میں اقتصادی پیغام بھیجا ہے۔ گزشتہ سوموار کے روز جاپان نے کہا کہ وہ چین کی مدد اس لئے کم کر رہا ہے کہ اس نے 15 مئی کو زیر زمین دھماکہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ جاپانی نمائندے نے کہا ہے کہ یہ دھماکہ چین کے لاک نور ٹسٹنگ گراونڈز میں کیا گیا اور یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امداد کتنی کم کی جائے گی اس کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اس وقت چین کو جو امداد دی جا رہی ہے وہ ۷.۸ ارب ین یعنی 91.8 ملین امریکی ڈالر ہے۔ اور یہ گزشتہ سال میں دنیا بھر کے ملکوں کو دی گئی امداد کا صرف تین فی صد ہے۔ کہتے ہیں کہ جاپان کے لئے یہ پہلا موقعہ ہے کہ اپنی امداد کو سیاسی امور کے ساتھ وابستہ کیا گیا۔

بتایا گیا ہے کہ روزنامہ مشرق کی اشاعت نیشنل پریس ٹرسٹ نے گزشتہ منگل کے روز سے معطل کر دی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے بھی اس اردو اخبار کی انتظامیہ کو لکھا ہے کہ چونکہ اس کا ڈیکلریشن معطل کر دیا گیا ہے اس لئے یہ پرچہ اب شائع نہ کیا جائے۔

یاد رہے کہ مشرق عنایت اللہ نے ۱۹۶۳ء میں جاری کیا تھا۔ پاکستان ٹائمز اور مشرق دونوں کو حال ہی میں پرائیوٹائزیانج کاری میں لے لیا گیا تھا۔ اور اس کے تمام ورکرز کو نوکری سے برطرف کر دیا گیا تھا۔ البتہ سٹاف کا ایک تھوڑا سا حصہ باقی رکھا گیا تھا اور اخبار نے اپنی اشاعت جاری رکھی تھی جب تک کہ نئے مالک اسے حاصل نہ کر لیتے۔ مشرق کے کارکنوں نے کہا ہے کہ نیشنل پریس نے اس پرچہ کی اشاعت کو اس لئے بند کیا ہے تاکہ مشرق ایمپلائز گرڈ گروپ اس کی ملکیت میں حصہ دار نہ بن سکیں۔ جبکہ انہوں نے نیلامی میں ایسا کرنے کا جواز حاصل کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم عدالت میں جائیں گے اور اس بات کا فیصلہ کروائیں گے کہ پرچہ کو بند کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اس دوران سیکورٹی گارڈ متعین کر دیئے گئے ہیں تاکہ این۔ پی۔ ٹی کے احکام کے خلاف کوئی بات عمل میں نہ لائی جا سکے۔

اخباری خبروں کے مطابق امریکہ کے ایوان نمائندگان نے گزشتہ منگل کے روز ایک بل منظور کیا ہے جس کا اس بات سے تعلق ہے کہ جن ممالک کو امداد دی جاتی ہے ان کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ووٹنگ کا میلان کیا ہے۔ اس بل کے ذریعے انتظامیہ کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ جو ملک مخالف ووٹ دیں ان کی ساری امداد بند کر دی جائے۔ یہ بل اس بل سے جو فارن ریلیشنز کمیٹی آف دی ہاؤس نے گزشتہ ہفتے پاس کیا تھا۔ اس سے زیادہ سخت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس بل کا سب سے زیادہ اثر ہندوستان پر ہو گا۔ ایک نمائندہ ڈیم۔ برٹن۔ ہندوستان کے خلاف حقوق انسانی کے سلسلے میں بل پیش کرنا چاہتے ہیں۔ حقوق انسانی کی پامالی کا زیادہ تر تعلق کشمیر سے ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ بل برٹن نے اس لئے پیش نہیں کیا کہ جمہوریت نواز کیر ایکرمین نے اس بات کی مخالفت کی تھی کہ امداد ۲۵ فی صدی کم کی جائے۔ ایکرمین نے اس معاملے کو فارن ریلیشنز کمیٹی میں اٹھایا تھا۔ اور کہا تھا کہ اس کا ہدف ہندوستان ہو گا۔ جو امریکی پوزیشن کے خلاف جنرل اسمبلی میں ۱۹۹۴ء میں ووٹ دے چکا ہے۔

گزشتہ روز پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر محمد صفدر نے کہا کہ موجودہ طریقہ تعلیم کی موجودگی میں خواتین کے لئے پوری طرح تعلیم حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ آپ ایف۔ سی۔ کالج فارووِمن کی گیارھویں کانووکیشن کے موقعہ پر حاضرین سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ متعدد تبدیلیوں کے باوجود ابھی خواتین کے لئے پوری تعلیم حاصل کرنا آسان نہیں بتایا جا سکتا۔ ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب لوگ مل کر اجتماعی کوشش کریں۔ خود انحصاری اس وقت ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اور ہم نے ان چیلنجز کا مقابلہ مضبوط ارادوں کے ساتھ کرنا ہے۔ جن طلباء نے ڈگریاں حاصل کی تھیں انہیں مبارک باد بھی دی گئی اور انعامات اور میڈل بھی۔ آپ نے کہا کہ طلباء نے یہاں تعلیم میں خاصی ترقی کی ہے اور اس ترقی کا باعث ان کے پرنسپل اور سٹاف ہیں۔ اس سے پہلے کالج کی پرنسپل ثریا منٹو نے اپنے ایڈریس میں کالج کی تعلیمی رپورٹ پیش کی۔

بتایا گیا ہے کہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے ہاں بزنس ایڈمنسٹریشن کا کورس بھی جاری کرے گی۔ اور ایم۔ بی۔ اے۔ کے لئے دو سال کی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔ اپنی تعلیمی کوششوں کو وسعت دینے کے لئے ایم۔ بی۔ اے کی کلاسیں شروع کی جا رہی ہیں۔ سامان مہیا ہو جانے کی صورت میں آئندہ ستمبر سے کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔ اور بتایا گیا ہے کہ ان کا معیار کسی اور ایسے ہی ادارے سے کسی طرح کم نہیں ہو گا۔ اچھا سٹاف رکھا جائے گا۔ چاہے وہ پاکستان سے لینا پڑے یا غیر ممالک سے۔ ان میں ایک خاصی تعداد پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈاکٹروں کی بھی ہو گی۔ یہ ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر انور صدیقی جو یونیورسٹی کے وائس پریذیڈنٹ ہیں کی سربراہی میں کھولا جائے گا۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کھولنے کا فیصلہ آج سے کچھ عرصہ قبل بورڈ نے کیا تھا۔ موجودہ ریکٹر ملک معراج خالد ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ملکی ضروریات کے پیش نظر ضروری سمجھا گیا تھا کہ یہاں بھی یہ کلاسیں کھولی جائیں۔

او۔ آئی۔ سی۔ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حامد الغابد نے بوسنیا ہرزے گووینا پر سربوں کی بربریت کا ذکر کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا۔ آپ نے ایک اخباری بیان میں سربوں کے ان حملوں کو جو وہ معصوم لوگوں پر کر رہے ہیں مذمت کی نظر سے دیکھا اور کہا کہ سیکورٹی کونسل کی قراردادوں کے خلاف یہ بات برداشت نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے حفاظتی فوجیوں کو یرغمال بنانے کی بھی مذمت کی۔ سیکرٹری جنرل نے اس بات پر امید کا اظہار کیا کہ سیکورٹی کونسل اور نیٹو سربوں کے تمام حملوں کو اور ان کی بلیک میلنگ کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کارروائی کریں گے۔ انہوں نے نیٹو کی اس قرارداد اور ان کے اس فیصلے کو سراہا کہ وہ اقوام متحدہ کے حفاظتی کارکنوں کو بچانے کے لئے ہوائی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

نے نہیں کہی- ورنہ وہ میرا انکار نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کا انکار کرتا ہے-

---

حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کو ماریشس سے ۱۲ سال کے بعد واپس آنے پر ایڈریس پیش کیا گیا جس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

سب سے پہلے میں اس امر پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں کہ جو ایڈریس لجنہ کی طرف سے پیش ہوا وہ اگلے ایڈریسوں سے بہت سی باتوں میں بہتر تھا- ایک تو اس لئے کہ ان حقیقی مطالب پر مشتمل تھا جو ایسے مواقع کے لئے ہوتے ہیں- دوسرے اس لحاظ سے بھی کہ اس کے مطالب نہایت ہی سادہ عبارت میں بغیر کسی تکلف اور بناوٹ یا غیر ضروری طوالت کے ظاہر کئے گئے ہیں- اگر کمزوری تھی تو آواز میں- شائد ابھی عورتوں میں یہ ہمت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ بغیر ہانپے اور کانپے کے مجالس میں اپنا مدعا ظاہر کر سکیں اس لئے ابھی ہمیں کچھ اور مدت انتظار کرنا پڑے گا-

میرے نزدیک جو (خدام دین حق) اپنے گھروں کو چھوڑ کر غیر ممالک میں جاتے ہیں جہاں وہ ہمارے قلوب میں اخلاص کی رو پیدا کرتے ہیں- وہاں ایک اور بھی خیال پیدا ہو جانا چاہئے اور وہ خیال بہت ضروری ہے کیونکہ اسی خیال کو پیدا کرنے کے لئے اظہار امتنان کیا جاتا ہے- وہ یہ کہ ہمارے اندر بھی وہ ہمت پیدا ہو- جو ان میں ہے- یہ غلط طریق ہے کہ ہم دور کی چیز کو اچھا سمجھتے ہیں مگر قریب کی چیز کو نظر انداز کرتے ہیں- یہ ہمارے نفسوں کی کاہلی ہے- کہ اسے موقعہ نہ ملنے کے عذر میں چھپانا چاہتے ہیں- ورنہ ہم اپنے قریب بھی ایسے بہت سے مواقع پا سکتے ہیں جو غیر ممالک میں جانے والے داعیان الی اللہ کو حاصل ہوئے- اور جن کی وجہ سے ہم ان کی واپسی پر اس درجہ خلوص و مسرت ظاہر کرتے ہیں- میں عزیز بہنوں اور ممبرات لجنہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ دعوت الی اللہ کے لئے ماریشس' یورپ' اور امریکہ جانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہمارے اپنے شہروں' اپنے گھروں میں یہ سامان موجود ہے- مگر افسوس ہے کہ ان مواقع کو عرصہ سے کھویا جا رہا ہے-

آج میں ممبرات لجنہ کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ادنیٰ اقوام کی عورتوں میں دعوت الی اللہ شروع کریں- اگر ہماری عورتیں امریکہ یورپ' جاوا اور سماٹرا کو بھلا کر سردست اس امر کو مدنظر رکھ لیں کہ گھر میں آنے والی (جمعدارنیاں) اور دیگر ادنیٰ اقوام کی عورتوں کو اپنے اخلاق سے اپنے وعظ سے' اپنی امداد سے دین حق میں لاتا ہے تو وہ اور پھر ان کے ذریعے آٹھ دس سال میں ہزاروں آدمی ہدایت یاب ہو سکتے ہیں-

یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان لوگوں کو دین حق میں لانا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسے امریکہ اور یورپ وغیرہ کے باشندوں کو- کیونکہ بلحاظ انسانیت سب کا حق ہے- اور سبھی قابل قدر ہیں-

پس اپنے اپنے گھروں میں یہ کام شروع کر دو- اور ایک دو ماہ کے اندر اندر کچھ کر دکھاؤ- یہ پھل اپنی شیرینی میں ان پھلوں سے کم نہیں ہو گا- جس کے خواب دیکھے جاتے ہیں-

اللہ تعالیٰ ممبرات لجنہ کو توفیق دے کہ وہ ایسے نزدیک مواقع سے فائدہ اٹھائیں جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے کھول دیئے ہیں- اور اس کے لازوال فضلوں کی وارث ہوں- حضرت صاحب کے یہ ارشاد مصباح یکم اپریل ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئے ہیں-

---

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۴

اللہ تعالیٰ سے مناجات کی آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا دعاؤں میں سب سے زیادہ استعمال فرمایا ایک دعا میں اللہ تعالیٰ کی کئی صفات کا حوالہ دیا اور یوں مناجات کی- اے میرے اللہ میری خطا اور میری نادانی اور کاموں میں اسراف معاف فرما اور ان باتوں کو بھی جن کو تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے اے میرے اللہ! میری دانستہ اور نادانستہ' میری سنجیدہ اور نا سنجیدہ ہر قسم کی لغزشوں کو معاف فرما دے- اے میرے اللہ جو مخفی اور ظاہر خطائیں مجھ سے سرزد ہو گئیں یا آئندہ ہوں گی ان سے درگزر فرما' الٰہی تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہر ایک عمل پر قادر ہے- اب اس دعا میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام سے دعا شروع کی اور اس کی صفات مقدم اور موخر اور قادر کا حوالہ دیا- ایک بار حضرت عائشہؓ نے ان الفاظ میں بہت پیاری دعا کی-

"اے میرے مولیٰ تجھے اپنے سارے پاک ناموں اور اچھی صفتوں کا واسطہ وہ صفتیں جو مجھے معلوم ہیں اور وہ بھی جو میں نہیں جانتی کہ تو اس بندی کے ساتھ عفو کا سلوک کرنا"- غرض خدا کے پاک ناموں اور اس کی پاک صفات کا کیسا پر حکمت اور شاندار استعمال ہے جو دعاؤں میں کیا جاتا ہے-

---

بقیہ صفحہ ۴

طور پر اس نظریہ کو مسترد کرتی ہے کہ پاکستان کا نظریہ اسلامی ریاست ہے- اسلامک ریاست کا جملہ قائداعظم نے کبھی استعمال نہیں کیا تھا- اسی طرح مسلم لیگ کے مسودات میں بھی یہ جملہ کہیں نہیں ملتا- اسلامی اصول جن کا ذکر اکثر ملتا ہے قائداعظم کی تقریروں میں ان کا مطلب تھا دیانت داری' انصاف' اور فیئر پلے- خیری کے مطابق قائداعظم کی تقریر جو انہوں نے گیارہ اگست ۱۹۴۷ء کو کی تھی- واضح طور پر اس بات کو بیان کرتی ہے کہ پالیسی سیکولر ہو گی- اگر قائداعظم زندہ رہتے تو وہ اسی پالیسی پر گامزن ہوتے- یہ بد قسمتی کی بات ہے کہ ان کے بعد ملک کو جو لیڈر شپ ملی- وہ اتنی حوصلہ مند نہیں تھی یا ہو سکتا ہے کہ سیاسی مفادات کی خاطر انہوں نے قائداعظم کی گائیڈ لائنز کو چھوڑ دیا اور پاکستان کا مطلب کیا اپنا نعرہ بنالیا- حالانکہ پاکستان موومنٹ کے دوران یہ نعرہ شاذ ہی کسی نے سنا ہو گا- اسی طرح لفظ FAITH جو اس سلوگن میں ہے کہ Unity, FaitH And Discipline کو ایمان سے بدل دیا حالانکہ پاکستان موومنٹ کے دوران اس کا مطلب یقین محکم تھا-

خیری نے جناح کی شخصیت ان کی دیانت داری اور ان کے بااصول ہونے کی صفت کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے- اس طرح وہ ایک بڑے قومی لیڈر ہو کر سامنے آتے ہیں- جنہوں نے ہندوستان کی ایکتا کو قائم رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کی- بد قسمتی سے ہندو لیڈر شپ نے اس بات کو بہتر جانا کہ ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے- بجائے اس کے کہ سیاسی اقتدار میں مسلمانوں کو شریک کیا جائے-

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب آف احمد نگر حال ٹیکسلا (جو مکرم بشیر احمد صاحب قمر انجینئر کے والد محترم تھے) ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۹۵-۵-۲۱ ٹیکسلا میں بعمر ۸۷ سال وفات پا گئے- آپ موصی تھے اس لئے آپ کی میت اسی روز ربوہ لائی گئی- مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مورخ احمدیت) نے بعد عشاء بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کرائی- اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

---

○ اگلی صدی واقفین نو کی صدی ہے- کیا آپ دعاؤں کے ساتھ ان کی تربیت اور تدریس کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں-

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ ۵

گی مگر میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ہم تمام بچوں اور بچیوں عزیزوں کو دائمی غمزدہ کر کے چلے گئے ہیں بلکہ جماعت احمدیہ دھرکنہ کا بھی بہت نقصان ہوا ہے- جو گہرا زخم ہمیں پہنچا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خود مرہم لگائے اور انہیں دائمی جنت نصیب ہو- نیز اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل جماعت احمدیہ دھرکنہ کو عطا فرمائے- اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے والدین کو جوار رحمت میں جگہ دیں- ہمیں دین کا سچا خادم بنا کر دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے- اس کی رضا پر ہم راضی ہیں ہمیں صبر کی توفیق دے-

---

بقیہ صفحہ ۱

اور دکھ پر دکھ برداشت کیا اور خدا کی راہ میں قتل ہوئے- اور جب تک ان تکالیف کو برداشت نہیں کیا کامیاب نہیں ہوئے- تم مت سمجھو کہ ان قربانیوں پر جو کرتے ہو- تم کو ترقی حاصل ہو گی- یاد رکھو کہ اگر قربانی نہیں تو کوئی ترقی نہیں- ہماری یہ قربانیاں بڑی قربانیاں نہیں- یہ تو خدا تعالیٰ نے ہماری کمزور حالت کو دیکھ کر ہم سے بڑی قربانیوں کو پیچھے ڈال دیا ہے- جن میں سے ہمیں کامیابی سے پہلے گزرنا پڑے گا- ان قربانیوں کے لئے نفسوں کو تیار کرو- پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر کوئی شخص خدا کو نہیں پا سکتا- کانٹوں میں سے گزر کر نہیں بلکہ تلواروں کے سائے میں سے گزرنا ہو گا نازک بدنی چھوڑ دو- آج کل ایسے لوگ بھی ہیں جو تھوڑی سی مالی قربانی پر گھبرا جاتے ہیں- مگر اپنے دلوں کو تیار کرو کہ مال قربان کرنے پڑیں گے- رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑے گا- اپنے نفسوں میں مضبوطی پیدا کرو کہ اگر خدا تمہارا امتحان لے تو تم اس امتحان میں کامیاب نکلو- میرا یہ مطلب نہیں کہ تم ابتلا کی خواہش کرو کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے- بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ تم یہ نیت کر لو کہ اگر کوئی ابتلاء آئے تو وہ تمہارے ایمان کے اندر مضبوطی پائے- اور وہ مصیبت تمہارے ایمان کی عمارت کو ڈھانے والی نہ ہو-

(از خطبہ ۱۸- اگست ۱۹۲۲ء)

بقیہ صفحہ ۶

حملے کریں گے-

حقیقت یہ ہے کہ بوسنیا کے لوگ ایک عرصہ سے تشدد کا شکار بن رہے ہیں- ان کی نسل کشی کی جا رہی ہے اور ان کے بہت سے لوگ اپنا ملک چھوڑ کر حفاظت کے لئے دوسرے علاقوں میں چلے گئے ہیں- اگرچہ یہ نقل مکانی کوئی آسان تو نہیں لیکن بہرحال جان بچانے کے لئے ایسا کرنا پڑے تو اسے برداشت کرنا ہوتا ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- جون-1995ء
شدید گرمی اور لو کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ دہشت گردی الطاف اور مرتضیٰ کے حامی کر رہے ہیں- تاہم دہشت گردی کے تمام شواہد کے باوجود میری خواہش ہے کہ تمام سیاسی قوتیں مل بیٹھ کر کراچی کا مسئلہ حل کریں- سیاسی محاذ آرائی کے باوجود حکومت کی کارکردگی قابل تعریف ہے- انہوں نے کہا کہ کراچی میں بلدیاتی انتخابات کرائے گئے تو سیاسی قوت بھی دہشت گردوں کے ہاتھ میں چلی جائے گی- بعض وارداتوں میں حقیقی گروپ بھی ملوث ہے- انہوں نے کہا کہ بھارت پاکستان کے کسی بھی شہر کو ایٹمی حملے کا نشانہ بنا سکتا ہے- مشرق بعید اور چین بھی محفوظ نہیں- پاکستان اپنے دفاع کے لئے ہر ضروری اقدام کرے گا- وسائل موجود ہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر کا ایم کیو ایم کے بارے میں بیان افسوسناک ہے- حکومت نے انہیں دیوار سے لگا دیا ہے- نواز شریف کی صدارت میں مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں ایم کیو ایم کے خلاف حکومتی کارروائیوں کا جائزہ لیا گیا- قائد حزب اختلاف نے کہا کہ صدر ایم کیو ایم کو بڑی دہشت گرد تنظیم قرار دے رہے ہیں- کل تک وہ ایم کیو ایم سے مذاکرات پر زور دیتے رہے ہیں-

○ پنجاب کے تعلیمی ادارے ۸ جون سے بند کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے- تعلیمی ادارے ۲- ستمبر کو دوبارہ کھلیں گے-

○ آزاد کشمیر کے علاقے اٹھ مقام سے شاردا جانے والی مسافر بس کیرن بائی پاس روڈ پر بھارتی فوج کی اندھا دھند فائرنگ سے بے قابو ہو کر گہرے کھڈ میں جا گری جس سے ۲۴- افراد ہلاک ہو گئے- بھارتی فوج کی علاقے میں فائرنگ کے باعث امدادی کارروائیوں میں شدید مشکلات کا سامنا ہے- بس ڈرائیور نے بس کو فائرنگ سے بچانے کی کوشش کی لیکن اس کوشش میں بس گہرے کھڈ میں جا گری- بس میں ۷۰ کے قریب مسافر سوار تھے-

○ ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ ۳۵۰ خاندانوں نے ملک پٹہ پر لے رکھا ہے- انہوں نے کہا کہ میں نے اس نظام کو تبدیل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن راز فاش ہونے پر میں لندن چلا گیا- انہوں نے کہا کہ جب تک ون یونٹ قائم نہیں ہو گا کراچی کے حالات ٹھیک نہیں ہوں گے- نظام کو تبدیل کرنے کے لئے بے نظیر بھٹو میرے مشوروں پر عمل کر رہی ہیں-

○ پاکستان اور امریکہ فوجی تعاون پر متفق ہو گئے ہیں- فوجی تعلقات کی بحالی نے پریسلر ترمیم کی رکاوٹ کو بے معنی بنا کر رکھ دیا پاکستانی سفارت کاروں نے کہا ہے کہ پاکستان نے بڑی رکاوٹ عبور کر لی ہے لہٰذا پاک امریکہ مشاورتی گروپ کے اجلاس کے ایجنڈے کی تیاری پر غور شروع کر دیا گیا ہے- مبصرین نے یہ بھی بتایا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے ایٹمی پروگرام پر ایران کی معاونت روک دی ہے-

○ قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں بتایا گیا ہے کہ رواں مالی سال میں افراط زر میں کمی' ٹیکسوں کی وصولی' مجموعی قومی پیداوار' زرعی اور صنعتی شعبہ میں ترقی کے لئے مقرر کئے گئے اہداف میں سے کوئی بھی پورا نہیں ہو سکا-

○ صدر مملکت نے کہا ہے مصطفیٰ کھر کو پنجاب کا گورنر نہیں بنایا جا رہا- انہوں نے کہا کہ میں پھر کہتا ہوں کہ کشمیر سمیت تمام پالیسیوں پر اتفاق رائے ہے-

○ لاہور میں موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی لگائے جانے کے بعد کار پر سوار نامعلوم حملہ آوروں نے تھانہ ٹاؤن شپ کے دروازے اور دیواروں پر فائرنگ کی- جس سے خوف و ہراس پھیل گیا- پولیس واقعہ کو چھپا رہی ہے-

○ پنجاب میں شدید گرمی سے ملتان اور ساہیوال میں دس افراد ہلاک ہو گئے- مئی میں شدید گرمی کے دنوں میں ملک بھر میں ۶۰- افراد ہلاک ہوئے تھے-

○ امریکہ نے اس امر کا اشارہ دیا ہے کہ بوسنیا میں اقوام متحدہ کے فوجیوں کو کمک پہنچانے کے لئے امریکہ اپنے فوجی بھجوا سکتا ہے- چنانچہ دو ہزار امریکی فوجیوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے- وہائٹ ہاؤس نے یہ بھی کہا ہے کہ سربوں کی یرغمالی سے اقوام متحدہ کے چار سو فوجیوں کو چھڑانے کے لئے کمانڈو ایکشن بھی ہو سکتا ہے-

○ فوجی ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان کے ۳ ہزار فوجی جو بوسنیا میں اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل ہیں پوری طرح محفوظ ہیں- ایک فوجی کیپٹن منظور حسین کو سرب فوج سے چھڑانے کی کوششیں جاری ہیں-

○ جاپانی ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ چین نے ایک ایسے میزائل کا کامیابی سے تجربہ کر لیا ہے جو امریکہ تک مار کر سکتا ہے- "ڈونگ فینگ ۳۱" نامی اس میزائل کی مار ۸ ہزار کلو میٹر ہے- اسے چین سے داغا جائے تو یہ امریکہ کے مغربی ساحل اور یورپ کے کسی بھی مقام کو نشانہ بنا سکتا ہے- جاپانی پریس نے انکشاف کیا ہے کہ چین کی ایٹمی صلاحیتوں میں بھی بہت اضافہ ہو چکا ہے-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ میزائلوں کی تیاری کے لئے پاک چین تعاون کا تاثر اب بھی قائم ہے-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کراچی کے مسئلے کا حل یہ ہے کہ اس کا انتظام وفاق کے حوالے کر دیا جائے- اور اس کی حدود وہی ہوں جو قائداعظم نے مقرر کی تھیں- انہوں نے کہا کہ مجھے مہاجروں سے ہمیشہ ہمدردی رہی ہے میں نے یہ بھی پیشکش کی تھی کہ مہاجر آئیں اور مسلم لیگ پر قبضہ کر لیں- پیر صاحب نے کہا کہ کراچی کا مسئلہ سیاسی نہیں بلکہ کریمنل اور سوشل مسئلہ ہے-

○ اپوزیشن نے کراچی سے اسلام آباد تک لانگ مارچ پر غور شروع کر دیا ہے- بھرپور احتجاجی تحریک چلانے اور پارلیمنٹ سے مستعفی ہو کر قومی بحران پیدا کر کے عام انتخابات کرانے کی تجاویز پر بھی غور کیا جا رہا ہے- یہ حکمت عملی مسلم لیگ اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات میں طے پائی ہے-

○ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم خواتین کی نشستیں بحال نہیں ہونے دیں گے- پارلیمنٹ کے ارکان کو خواتین بھی ووٹ دیتی ہیں- ان کے لئے الگ نشستیں مختص کرنے کی ضرورت نہیں-

○ کراچی میں فائرنگ سے کانسٹیبل سمیت ۵- افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے- گل بہار' ناظم آباد اور نیو کراچی میں صبح سویرے ہی فائرنگ سے کاروباری مراکز اور ٹریفک بند ہو گئی-

تلاش گمشدہ

میری سند ایف ایس سی سال ۸۷ء رول نمبر ۳۰۴۴ گھر سے گولبازار کے درمیان کہیں گر گئی ہے جس کسی کو ملے اس پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں-

مرزا نصیر احسان احمد ابن مرزا غلام احمد
دار الصدر شمالی ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے- ۴۰ گرام ۵۰ روپے- ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار، ربوہ
فون نمبر 04524-212434 فیکس 534

نصرت جہاں اکیڈمی میں
سپوکن انگلش کا کامیاب کورس
سپیشل سمر کلاس برائے صرف طالبات
تعطیلات سے بھرپور فائدہ حاصل کریں
برائے تفصیلات فون نمبر 212421
(پروفیسر راجہ نصر اللہ خان)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر رجبر ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار- ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
بسیلز: 211283 فیکس: 212299

مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں- خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی- اٹھراء کی گولیاں، زدجام عشق، ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ- حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کمیٹی بنہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش ۶ فٹ بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7235175 7226508 7355422